سوال

(291) شریعت محمد میں غائبانہ نمازِجنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت محمد میں غائبانہ نمازجنازہ کا کیا حکم ہے؟ چونکہ ابھی ماہ فروری 1990ء میں جھولا میدان میں ایک دینی جلسہ منقعد ہوا تھا جس میں ابوظبی کے ایک مولانا عبدالباری فتح اللہ تشریف لائے تھے اورانہوں نے نمازجنازہ غائبانہ پڑھنے کوناجائزقراردیا ہے اور چیلنج کے ساتھ دعوی کیا کہ کوئی ثابت نہیں کرسکتا ہے،جوحدیث ملتی ہے انتہائی درجہ کی ضعیف حدیث ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنازہ غائبانہ پڑھنے کومطلقاناجائزکہنا اوردعوی کرنا کہ جنازہ غائبانہ کے ثبوت میں جوحدیث بیان کی جاتی ہے وہ انتہائی درجہ کی ضعیف حدیث ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک جنازہ غائبانہ پڑھنا جائزاوردرست ہے کیونکہ یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اوریہی امام شافعی اوراحمد کا مذہب ہے۔ لیکن بعض جگہ اہل حدیثوں میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کا آج کل جورواج ہوگیا ہے اوراس کی رسم پڑگئی ہے یہاں تک کہ کوئی جمعہ جنازہ غائبانہ سے خالی نہیں جاتا۔ یہ ہمارے نزدیک افراط اورغلوہے اوراس کا دستوربنالینا طریق نبوی وعمل صحابہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط کام ہے۔

حنفیہ اورمالکیہ جنازہ غائبانہ کے قائل نہیں ہیں۔ اوراس بارے میں واردشدہ متفق علیہ حدیث کی طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔ ان کے رد کےلیے ''عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد،، ''مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ،، ''المغنی لابن قدامہ،، ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارے نزدیک اعتدال کی راہ یہ ہے کہ علم وفضل ،جودوکرم ،تدین وتقوی وغیرہ میں کسی ممتازشخص کی وفات کی یقینی خبرمل جائے تواس کا جنازہ غائبانہ پڑھ لیا جائے جیساکہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں صحابہ کے ساتھ ''اصحمہ نجاشی،، شاہ حبشہ کاجنازہ غائبانہ پڑھا تھا۔ یہ واقعہ تمام کتب حدیث وکتب سیروتراجم میں بسند صحیح مروی ہے۔ عہد نبوی میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کادوسرا واقعہ حضرت معاویہ بن معاویہ کا ہے جوبعض کتب حدیث وکتب سیروتراجم میں مذکورہے لیکن اس کے سب طرق روایت ضعیف ہیں۔ ان دو واقعوں کے علاوہ کوئی تیسرا واقعہ جنازہ غائبانہ پڑھنے کا منقول نہیں ہے،حالانکہ مدینہ منورہ کے علاوہ مختلف مقامات میں مسلمان موجودتھے اوران کاانتقال بھی ہوتا رہا، یہ صورت حال اس بات کی علامت اوردلیل ہے کہ عہد نبوی وعہد صحابہ میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کا دستوراورعام رواج نہیں تھا۔ اس لیے ہمارے نزدیک اصحمہ نجاشی اورمعاویہ بن معاویہ مزنی کے واقعوں کی بنا پر کبھی کبھارجنازہ غائبانہ پڑھ لیاجائے تویہ شرعاجائزکام ہوگا اوراس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کوبدعت اورناجائزنہیں کہاجائے گا۔ جوایسا کہتا ہے اور افراط اورغلوکا مرتکب ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 452

محدث فتویٰ